تمام آلائشوں سے پاک کر دیا اور 'جا الحق و زهق الباطل' کا اعلان فرما دیا۔
 پھر حرمِ الہی کو مستقل طور پر کفر و شرک کے غلبہ سے پاک رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہوا کہ اس پورے علاقہ کو غیر
 اسلامی قبضہ یا مداخلت سے بالکل محفوظ کر دیا جائے جس میں یہ حرم واقع ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے جزیرہ
 عرب کے متعلق یہ ہدایت دے دی کہ 'لا یجتمع فیہ دینان یعنی اس میں دین حق کے ساتھ کوئی اور دین جمع نہیں ہو
 سکتا۔ اور آخر وقت میں آپ نے یہود و نصاریٰ کو بھی اس سرزمین سے نکال دینے کی نصیحت فرمائی، جس کی تعمیل حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں کی۔ یہ تدبیر مرکزِ اسلام کے سیاسی تحفظ کے لیے ضروری تھی اور یہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ
 وہ اس گھر کے تحفظ کے لیے ہمیشہ بیدار رہیں اور کسی بھی غیر اسلامی طاقت کے قدم اس سرزمین پر جمنے نہ دیں۔'

(ج ۱، ص ۴۷۸)

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ اقدام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے، سرتاسر
 حکمِ خداوندی کی تعمیل میں کیا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اور سرزمینِ عرب سے باہر اس طرح کے کسی
 اقدام کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

منظور الحسن _____

تحقیقات ہونی چاہئیں کہ.....

۳۱ مارچ ۲۰۰۱ کو پاک پتن میں بابا فرید گنج شکر کے عرس کے پہلے دن زائرین دربار کے شمالی دروازے کی سیڑھیوں پر
 بہشتی دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اچانک پیچھے سے سیکڑوں افراد کا ریل آیا جس سے ایسی بھگدڑ مچی کہ شدید گرمی،
 جس اور پیروں تلے کچلے جانے کے باعث ۶۰ افراد ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کی چیخ پکار کے باوجود
 دروازہ نہ کھولا گیا اور لوگوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دے دیں۔

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف، گورنر پنجاب جنرل (ر) محمد صفدر نے اپنے بیانات میں جاں بحق ہونے والوں کے
 لواحقین سے تعزیت کی اور دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ گورنر پنجاب نے حادثے کی اطلاع ملتے ہی ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی
 پاک پتن کو ہدایت کی وہ موقع پر پہنچ کر امدادی کارروائیوں کی ذاتی طور پر نگرانی کریں اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچا کر علاج معالجہ
 کی بہترین سہولیات کی بلا معاوضہ فراہمی کو یقینی بنائیں۔

پاک پتن کے شہریوں کی بڑی تعداد اور انجمن تاجران نے اس موقع پر احتجاجی جلوس نکالا، مظاہرین نے ٹائر جلانے، انتظامیہ اور پولیس کے خلاف نعرے بازی کی۔ پورے شہر میں دکانیں بند کرادی گئیں۔ یوں شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ جلوس انتہائی مشتعل تھا۔ حالات کنٹرول سے باہر ہونے ہی والے تھے کہ اچانک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خود موقع پر پہنچ گئے اور مظاہرین کو سانحہ کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی جس سے جلوس منتشر ہو گیا۔ گورنر پنجاب نے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس الم ناک واقعہ کی منصفانہ تحقیقات کے بعد ذمہ دار عناصر کو قرا واقعی سزا دی جائے گی۔

واقعی اس حادثے کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انسانی پہلو سے دیکھیں تو یہ بڑا غیر معمولی حادثہ ہے۔ تحقیقات کے نتیجے میں جو عناصر اس کے ذمہ دار نکلیں، ان کی گرفت ہونی چاہیے اور جو اسباب اس حادثے کی بنیاد قرار پائیں، ان کا سدباب ہونا چاہیے، مگر اس کے ساتھ ساتھ ایک اور پہلو سے بھی اس حادثے کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ اور اس پہلو سے جو عناصر اس کے ذمہ دار نکلیں، ان کی بھی گرفت ہونی چاہیے اور جو اسباب اس کی بنیاد قرار پائیں، ان کا بھی سدباب ہونا چاہیے۔

جی ہاں، تحقیقات ہونی چاہئیں کہ دین تو یہ کہتا ہے کہ: انسان کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے۔ اس پر مکمل بھروسہ کرے۔ اس کی ہر بات کے آگے دلی سے سر تسلیم خم کرے۔ اُس کے سامنے رکوع و سجدہ کرے، اُس کی حمد و ثنا کرے، دعا و مناجات کرے۔ روزہ رکھے۔ زکوٰۃ دے، انفاق کرے۔ قرضِ حسنہ دے۔ عاجزی اختیار کرے۔ احسان کرے۔ توبہ کرتا رہے۔ زحمت ملے تو صبر کرے۔ نعمت ملے تو شکر کرے۔ بھلائی کی نصیحت کرے۔ بھلائی کے کاموں میں تعاون کرے۔ ہر شخص کی خیر خواہی کرے۔ دین تقاضا کرے تو ہجرت کرے۔ تن من دھن سے نصرت دین کرے۔ گھر والوں، رشتے داروں، ہم وطنوں کی ملامت کی پروا کیے بغیر سچ بولے۔ ہمیشہ حق و انصاف کا ساتھ دے۔ والدین، بیوی بچوں، ہمسایوں، حکمرانوں، پیغمبروں، حاجت مندوں، بیماروں اور مہمانوں کے حقوق ادا کرے۔ سب سے بڑھ کر خدا اور رسول سے محبت کرے۔ عہد کی پاس داری کرے۔ عفو و درگزر سے کام لے۔ اعتدال اپنائے۔ ایثار کرے۔ زنا، بدکاری، بے حیائی، بدگمانی، فضول خرچی، فحش کلامی، جھوٹ، خیانت، غیبت، بدعت، منافقت، رشوت، بخل، بہتان، شراب، سود، حسد اور غرور سے بچے۔

اور یہ تمام اعمال اس وقت اہمیت اختیار کریں گے جب وہ خدا پر اس کے صحیح تصور کے ساتھ ایمان رکھے۔ اس کے حقوق اور اس کی صفات کا صحیح شعور حاصل کرے۔ فرشتوں، الہامی کتابوں، آخرت اور تقدیر پر ایمان رکھے۔ تب خدا کہتا ہے کہ تم ”بہشتی“ قرار پاؤ گے۔

جی ہاں، تحقیقات ہونی چاہئیں کہ وہ کون سے عناصر ہیں جنہوں نے دین کے تقاضوں کو پامال کر کے، قرآن کے تقاضوں کو پامال کر کے، سنت کے تقاضوں کو پامال کر کے لوگوں میں یہ عقیدہ پھیلا دیا کہ وہ محض ایک دروازے سے گزریں

اور ”بہشتی“ بن جائیں۔

جی ہاں، تحقیقات ہونی چاہئیں کہ درس قرآن کی مجالس میں، درس حدیث کی مجالس میں، علمائے دین کی مجالس میں ایسا ہجوم کیوں نہیں ہوتا جیسا ہجوم اس ”بہشتی“ دروازے سے گزرنے کے لیے ہو جاتا ہے۔ آخر دین پر، قرآن پر، سنت پر یہ ”بہشتی“ دروازہ کیسے فضیلت پا گیا۔

جی ہاں، تحقیقات ہونی چاہئیں کہ اگر محض ایک دروازے سے گزرنے ہی سے بہشت مل جانی ہے تو پیغمبر کیوں بھیجے گئے؟ پیغمبروں نے کیوں جانیں دیں؟ پیغمبروں نے کیوں تکلیفیں اٹھائیں؟ پیغمبروں نے کیوں اپنے جسم پر آ رہے چلوا لیے؟ پیغمبروں نے کیوں اپنے سر کٹوا لیے؟

ان امور کی روشنی میں غور کیجیے تو معلوم ہو گا کہ پیغمبروں اور الہامی کتابوں پر ایمان رکھنے والوں کے ہاں ”بہشتی“ دروازے کا تصور اور اس دروازے پر لوگوں کا ہجوم بھی بڑا الم ناک حادثہ ہے۔ اس پر بھی دلی رنج و غم کا اظہار ہونا چاہیے۔ اس پر بھی احتجاج ہونا چاہیے۔ اس پر بھی ہڑتال ہونی چاہیے۔ اس پر بھی اپنی اقتدار کو پریشان ہونا چاہیے۔ اس پر بھی تحقیقات کا حکم دیا جانا چاہیے۔

اور اگر یہ ”بہشتی“ دروازے کا عقیدہ عامۃ الناس میں غلط طور پر پھیل گیا ہے تو تحقیقات ہونی چاہئیں کہ اس دربار میں جبہ و دستار پہنے بیٹھے ہوئے لوگ عامۃ الناس کو بہشت کی اس راہ سے کیوں آگاہ نہیں کرتے جو خدا اور رسول نے دکھائی اور جس پر صحابہ کرام نے چل کر دنیا ہی میں آسمان سے ”بہشتی“ ہونے کی صدا سنی۔

_____ محمد بلال

پاکستان اور جنگ

پنجاب پرنشل کوآپریٹو بینک نے ۱۹۹۵ء میں عدالت میں یہ درخواست دائر کر رکھی تھی کہ ۱۹۷۶ء میں کوآپریٹو بینک ختم ہو گئے اور ان کے اثاثے ملازمین اور واجبات پنجاب کوآپریٹو بینک کے سپرد کر دیے گئے۔ اس کے باوجود ۱۹۹۵ء میں واررسک انشورنس (بیمہ برائے خطرہ جنگ) کے انکوائری آفیسر نے ہمیں دونوں بھیج دیے کہ انھیں ان کوآپریٹو بینکوں کی واررسک انشورنس (پریمیئم) کی رقم ادا کی جائے۔ یہ اقدام غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ یہ لازمی انشورنس ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں کے سلسلے میں واررسک آرڈیننس کے ذریعے سے عائد کی گئی تھی، جو ۱۹۷۳ء کے آئین کے اجراء کے ساتھ ختم